احسن (حصہ ہفتم)

(کلید)

AHSAN (Grade - 8)
(KALEED)

مرتب

طہٰ النسیم

NEWVIEW
PUBLICATION

نیو ویو پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

166، چھتّہ لال میاں، سروس لائن، آصف علی روڈ، نئی دہلی۔110002

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

ناشر کی بلا اجازت اس کتاب کے کسی حصّے کو چھاپنا یا الیکٹرانک،
مشینی، فوٹو کاپی، یا کسی اور طریقہ سے استعمال کرنا منع ہے۔

نام کتاب	:	احسن (حصہ ہفتم) کلید
		AHSAN (Part-8) KALEED
مرتب	:	طہٰ نسیم
ایڈیشن	:	2025ء
صفحات	:	
ناشر	:	نیو ویو پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
		166، چھتّہ لال میاں، سروس لائن،
		آصف علی روڈ، نئی دہلی۔110002

سبق۔ 1

ایسی زمیں کہاں ہے!

حامد اللہ افسر بچوں کے مقبول شاعر ہیں۔ انھوں نے یہ نظم 'ایسی زمیں کہاں ہے!' خالق کائنات کا شکریہ ادا کرنے کے لیے لکھی ہے کہ خدا نے ہندوستان کو کن کن نعمتوں سے نوازا ہے۔

وہ ہندوستان کو جنت قرار دیتے ہیں کہ یہاں کی نئی مٹّی سونے کی طرح ہے۔ موسم برسات، باغوں میں کلیوں کا کھلنا اور ہمالیہ کی وہ تعریف کرتے ہیں۔ شاعر پھونس کی جھونپڑی میں رہتے ہوئے بھی اپنی زندگی سے مطمئن ہے۔ اور راحت بھری زندگی کے لیے خدا کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) شاعر ہندوستان کی تعریف بیان کر رہا ہے۔

(ب) شاعر نے گلستاں اپنے وطن ہندوستان کو کہا ہے۔

(ج) یہاں کی مٹّی بہت زرخیز ہے۔ اس میں فصل بہت اچھی ہوتی ہے، اس لیے شاعر یہاں کی مٹّی کو 'زر' کہتا ہے۔

(د) پہاڑ اس قدر بلند ہے کہ آسمانوں سے ملتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

(ہ) کیونکہ وطن میں اللہ کی بہت ساری نعمتیں اور راحتیں ہیں۔

(و) یہاں جو پہاڑ ہے وہ اتنا اونچا ہے کہ آسماں سے ملتا ہوا لگتا ہے۔ کیسا عجب منظر ہے جیسے میرا وطن ہے ایسی زمین اور کہیں نہیں ہے۔

2۔ الفاظ کے صحیح معانی پر ✓ کا نشان لگایئے۔

(ا)	اکسیر	رسائن
(ب)	گلستان	چمن
(ج)	زر	سونا
(د)	کٹّی	جھونپڑی

3۔ کالم (الف) کے مصرعوں کو کالم (ب) کے مصرعوں سے ملانا۔

کانوں کو بھر دیا ہے	مٹّی کو زر دیا ہے
برسات آرہی ہے	جھُولے جھلا رہی ہے
پربت جو اک یہاں ہے	ہم دوش آسماں ہے
کیسا عجب سماں ہے	ایسی زمیں کہاں ہے
کس درجہ سادگی ہے	راحت کی زندگی ہے

—:: زبان شناسی ::—

1۔ ہم قافیہ (ہم آواز) الفاظ

الفاظ	ہم قافیہ
جہاں	یہاں
جھلا	بھلا
زمین	امین
جنت	منّت

الفاظ	ہم قافیہ
بھر	گھر
سماں	کہاں
زر	ذر
جھونپڑی	کھوپڑی

3۔ معلوم کیجیے کہ مثلث اور مربّع میں کتنے بند ہوتے ہیں۔

مثلث **تین بند**

مربع **چار بند**

سبق ۔2

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ راشد ہیں ان کا دورِ خلافت مثالی ہے جس میں عوام کے لیے بے پناہ فلاحی کام ہوئے اور اسلام کی سرحدیں حجاز سے نکل کر ایران، شام، فلسطین اور مصر تک پھیل گئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اتنی بڑی حکومت کے سردار ہوتے ہوئے بھی بڑی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ تمام کپڑے پہنتے، عام لوگوں کے درمیان بغیر کسی سواری کے گھومتے پھرتے اور ضرورت مندوں کو اپنی پیٹھ پر سامان لاد کر دے آتے۔ وہ اپنا سارا کام خود کرتے۔ عدل و انصاف کے معاملے میں حضرت عمرؓ کسی بڑے سے بڑے آدمی یا رشتہ دار کے ساتھ بھی کوئی رعایت نہیں کرتے تھے۔ ان کا شمار سابقین اور عشرہ مبشرہ میں کیا جاتا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) حضرت عمرؓ غضبناک ہو گئے اور سیدھے اپنی بہن کے گھر پہنچ گئے۔ بہن اور بہنوئی قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ عمرؓ نے پوچھا تم کیا پڑھ رہی تھیں۔ جب پتہ چلا کہ قرآن مجید۔ تو وہ آپے سے باہر ہو گئے اور بہن اور بہنوئی کو اتنا مارا کہ وہ لہولہان ہو گئے۔

(ب) حضرت عمرؓ کا زیادہ وقت عوام کی فلاح و بہبود کے کاموں میں صرف ہوتا۔ وہ خود ضرورت مندوں کا سامان انھیں دے کر آتے۔

(ج) خلیفہ بننے کے بعد انھوں نے اپنا آرام و آسائش بالکل ترک کر دی۔ تمام وقت رعایا کی خدمت میں صرف کر دیتے تھے۔ اتنی سادہ زندگی

گزارتے تھے کہ کوئی پہچان بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اتنی بڑی سلطنت کے حکمراں ہیں۔ کسی کو پریشان دیکھ کر وہ بے چین ہو جاتے اور اس کی مدد کرتے۔

(د) حضرت عمرؓ خلیفہ بننے سے پہلے اسلام کے سخت دشمن تھے۔ ایک دن انہیں پتہ چلا کہ ان کی بہن اور بہنوئی دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں تو بہت غضب ناک ہوئے اور اپنی بہن اور بہنوئی کو اتنا پیٹا کہ وہ لہولہان ہو گئے۔ بہن نے کہا تم چاہے ہماری جان لے لو لیکن ہم اسلام کو نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت عمرؓ کے دل پر اس بات کا بہت اثر پڑا اور انہوں نے قرآن سننے کی بات کہی۔ قرآن سن کر انہوں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ حضرت عمرؓ کے اسلام میں داخل ہونے سے اسلام کو بہت تقویت ملی۔ پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتقال کے بعد وہ دوسرے خلیفہ بنے اور انھوں نے اپنے دس سالہ دورِ حکومت کو مثالی بنا دیا۔ جس میں عوام کو ہر طرح کے حقوق حاصل تھے اور اسلام عرب کی سرحدوں سے نکل کر ایشیا اور افریقہ کے دور دراز ممالک تک پھیل گیا۔

—:: زبان شناسی ::—

1۔ میلان کیجیے۔

الفاظ	میلان
خلیفہ	خلفاء
داعی	داعیان

الفاظ	میلان
صحابی	اصحاب
قول	اقوال

مرتبہ	مراتب		مسئلہ	مسائل
سلطان	سلاطین		مومن	مومنین
فقیر	فقراء		رئیس	رؤسا

2۔ سابقہ 'نا' اور لاحقہ 'ناک' کے تین تین الفاظ۔

سابقے نالائق ناکام نااُمید

لاحقے خطرناک ہیبت ناک دردناک

3۔ جملے بنائیے:

- تم نے اسلم کی کتاب پھاڑ دی تو وہ **آپے سے باہر ہوگیا**۔
- لڑکا سڑک پر گاڑی سے ٹکرایا اور **لہولہان ہوگیا**۔
- میچ کے درمیان **ہنگامہ برپا ہوگیا تھا**۔
- کتنی ہی مشکلیں آئیں ایک مومن کو **ثابت قدم رہنا چاہیے**۔
- کسی غریب کا پیسہ مارنے میں بھی ٹھیکیدار **عار نہیں سمجھتا**۔
- ادریس کے والد دارِفانی سے **کوچ کر گئے**۔

4۔ مرکب الفاظ

عبادت خانہ پن چکی

شیش محل گھڑسوار

ہم جماعت

5۔ 'و' لگا کر مترادف لفظ بنانا۔

رنج وغم آرام وآسائش

عدل وانصاف رعب ودبدبہ

ہوش وحواس

سبق ۔3

علّامہ اقبال

علامہ اقبالؔ کا شمار اردو کے بڑے شعراء میں ہوتا ہے۔انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے جہاں حب الوطنی کا پیغام دیا، وہیں مسلمانوں کو اپنے شاندار ماضی اور مسلمان ہونے کی ذمہ داری کا احساس دلایا۔ وہ ایسے عظیم شاعر ہیں جن کا کلام پرائمری سے لے کر اعلیٰ درجات تک پڑھایا جاتا ہے۔انھوں نے بچوں کے لیے انتہائی سلیس اور دلچسپ نظمیں لکھی ہیں۔ان کا لکھا وطن پرستی کا نغمہ ''سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا'' زیادہ تر اسکولوں میں صبح کی اسمبلی میں گایا جاتا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) علامہ اقبال 9/نومبر 1877ء کو سیال کوٹ میں پیدا ہوئے۔ جو اَب پاکستان میں ہے۔

(ب) انھوں نے اپنی شاعری میں انسانیت اور حب الوطنی کا پیغام دیا ہے۔

(ج) اقبال نے پی ایچ .ڈی .کی سند جرمنی سے حاصل کی۔

(د) اقبال نے اس نظم کے ذریعے آپسی محبت اور بھائی چارے کا پیغام دیا ہے۔

(ہ) علامہ اقبال ایک انتہائی ذہین انسان تھے۔انھوں نے مسلمانوں کو اپنی شاعری کے ذریعے بیدار کرنے کی کوشش کی۔ وہ ایک ملنسار اور خوش طبع انسان تھے۔ وہ جس محفل میں جاتے اسے اپنی شگفتہ گفتاری کے ذریعے گل گلزار بنا دیتے۔

(و) شعر کی تشریح مع مثال:

دنیا میں جو بھی چیز ہے وہ بے کار نہیں ہے۔ قدرت نے جو بھی بنایا ہے اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے۔

2۔ خالی جگہ بھریئے۔

(ا) علامہ اقبال 9/نومبر 1877ء کو **سیالکوٹ** میں پیدا ہوئے۔

(ب) اقبال نے **میر حسن** سے عربی تعلیم حاصل کی۔

(ج) اقبال بچوں کو ایک **پیغام** دینا چاہتے تھے۔

(د) **1899**ء میں فلسفہ میں ایم۔اے۔ پروفیسر آرنلڈ کی زیرِ نگرانی مکمل کیا۔

3۔ صحیح جواب پر ✓ کا نشان لگایئے۔

(ا) تدریسی (ب) خوش طبع

4۔ اشارات کی مدد سے خالی جگہیں بھریئے اور شعرا کے تخلص تلاش کیجیے۔

(ا) غالبؔ (ب) ذوقؔ

(ج) اسمٰعیلؔ (د) حالیؔ

اوپر سے نیچے

(ا) سوداؔ (ب) میرؔ

(ج) اقبالؔ

●●●

سبق۔4

چند نصائح

نوٹ: یہ سبق صرف پڑھنے کے لیے ہے اس میں کوئی مشق نہیں ہے۔

خیالی پلاؤ

یہ ایک دلچسپ ڈرامہ ہے جس میں منشی جی نے لاٹری کا ٹکٹ خرید لیا اور وہ خیالی پلاؤ بنانے لگے کہ انعام ان کا ہی نکلے گا اور وہ لکھ پتی بن جائیں گے۔ انھیں انعام ملنے کی اس قدر اُمید ہے کہ وہ شہر کی ایک بڑی کوٹھی خریدنے اور موٹر گاڑی لینے کا خواب دیکھنے لگے۔ وہ اپنی بیگم اور سلیم سے بڑی بڑی باتیں کرنے لگے۔ انھیں بس انتظار ہے کہ ڈاکیہ لاٹری نکلنے کا تار لے کر آنے والا ہے۔ ڈاکیہ سچ مچ تار لے کر آتا ہے لیکن وہ ان کے کسی قریبی رشتہ دار کی موت کی خبر کا تار ہوتا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) بعض لوگوں کو خیالی پلاؤ پکانے کی عادت ہوتی ہے۔ اس لیے وہ کسی بھی چیز کے بارے میں ضرورت سے زیادہ سوچنے لگتے ہیں۔ منشی جی کی یہ عادت غلط ہے۔

(ب) منشی جی لاٹری کا انعام حاصل کر کے دولت مند بننا چاہتے ہیں۔ اگر ہم منشی جی کی جگہ ہوتے تو ایمانداری اور محنت سے پیسہ کما کر امیر بننے کی کوشش کرتے۔

(ج) اس ڈرامے میں سب سے دلچسپ کردار منشی جی کا ہے۔ ان کو لاٹری نکلنے کی اس قدر اُمید ہے کہ وہ خود کو لکھ پتی تصور کر کے بڑی بڑی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

(د) منشی جی بڑی بے چینی سے کسی تار کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں کیونکہ

آج لاٹری کے انعام کا اعلان ہونا ہے۔انھیں قوی اُمید ہے کہ انعام اُن ہی کا نکلے گا۔لہٰذا وہ اپنی بیگم اور سلیم سے بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں اور خود کو لکھ پتی تصور کرنے لگتے ہیں۔ان کو پورا یقین ہے کہ لاٹری کا انعام وہی جیتیں گے۔اس وقت کہانی میں ایک دلچسپ موڑ آتا ہے جب ڈاکیہ تار تو لے کر آتا ہے لیکن وہ انعام کی خوش خبری کا نہیں بلکہ قریبی رشتہ دار کی موت کی اطلاع کا خبر ہوتی ہے۔

2۔ کس نے کس سے کہا۔

(ا) بیگم نے منشی جی سے
(ب) منشی جی نے بیگم سے
(ج) سلیم نے منشی جی سے
(د) بیگم نے سلیم سے

—:: زبان شناسی ::—

1۔ سابقہ اور لاحقہ الگ الگ کر کے لکھنا۔

سابقے: باادب، بداخلاق، لاشعور، بے جان، ان جان، پیش لفظ، برقرار

لاحقے: شان دار، حیرت انگیز، دولت مند، دھوکے باز، مے خانہ

2۔ تکیہ کلام

(ا) دراصل بات یہ ہے
(ب) میرا مطلب ہے
(ج) بھئی

آسمان چھونا	اتنا بلند ہونا کہ لگے آسمان چھونے لگے گا۔
دریا چڑھنا	دریا کا پانی چڑھ جانا
دل بیٹھنا	دل کا بوجھل/مضمحل ہونا
دماغ چاٹنا	بے مطلب گفتگو سے کسی کو پریشان کرنا
دھوکہ دینا	کسی کے ساتھ فریب کرنا
غصہ پینا	غصہ آنے کے باوجود صبر سے کام لینا
غم کھانا	غم زدہ ہونا

3۔ دیے گئے محاوروں کی مدد سے خالی جگہوں کو بھریئے۔

منشی جی لاٹری کا ٹکٹ خرید کر **خیالی پلاؤ** پکانے لگے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ خدا جب بھی دیتا ہے تو **چھپّر پھاڑ کر دیتا ہے**۔ ایسا گماں ہوتا تھا کہ ان کی عقل **گھاس کھانے** چلی گئی تھی۔ لیکن جب انھیں تار حاصل ہوا تو ان کا خیال **کورا ثابت ہوا** اور وہ **گڑبڑا** گئے۔

4۔ نیچے طالب علموں کے درمیان ہوئی گفتگو دی گئی ہے۔

طالب علم لگتا ہے ان کی عقل چرنے گئی ہے

جب منشی جی ہوش میں آئے ہوں گے تو نہ وہاں لاٹری کا انعام ملنے کی خوش خبری ہوگی نہ خوش خبری دینے والا۔ کچھ دیر وہ پاگلوں کی طرح بڑبڑائے ہوں گے۔

●●●

سبق ۔ 6

برکتِ رزق

کہا جاتا ہے صبح جلدی اُٹھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔اس مضمون میں ایک ایسے شخص کا ذکر ہے جو بچپن سے ہی دیر تک سونے کا عادی ہے۔ یہاں تک کہ اس نے کبھی فجر کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ جب وہ جوان ہوتا ہے تو اس کے گھر والوں کو اس کی شادی کی فکر ہوتی ہے۔اور وہ اس کی منگنی کر دیتے ہیں لیکن لڑکی والوں کی شرط ہوتی ہے کہ جب تک لڑکا اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہوگا ہم شادی نہیں کریں گے۔ یہ سن کر وہ شخص ایک روز جلدی اُٹھ جاتا ہے اور گھر سے باہر آتا ہے۔وہ پہلے نمازِ فجر مسجد میں ادا کرتا ہے جو اُس کے لیے ایک نیا تجربہ ہے۔اس کے بعد اُسے محلّے کے بڑے دلچسپ لوگ ملتے ہیں۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) مصنف صبح کی سیر پر جارہا تھا۔

(ب) مصنف کے اسکول میں اکثر بجلی چلی جاتی تھی۔اس لیے وہاں جلدی چھٹّی کر دی جاتی تھی۔

(ج) چھنا پہلوان بچوں کو اس لیے اکھاڑے لے جارہے تھے کہ وہ بچپن سے ہی کشتی کے داؤ پیچ سیکھ جائیں۔

(د) مصنف نے فخرو میاں کو مشورہ دیا کہ اپنے بکرے کی گمشدگی کی رپورٹ تھانے میں کرادیں۔

(ہ) فخرو میاں بولے، ”بھائی صاحب! جو چت کبرا بکرا تھا نا، ہم نے اُسے لاڈ پیار سے پالا تھا۔کھلائی پلائی سے بڑا اقدآور ہو گیا تھا۔نہ معلوم بیتی

رات کون چرا کر لے گیا۔ اسے ہی تلاش کرنے جا رہے ہیں۔ دُعا کرو کسی طرح بکرا ہاتھ لگ جائے۔ ہمارا چھوٹا بیٹا تو رو رو کر ہلکان ہوا جا رہا ہے۔

2۔ خالی جگہ کو بریکٹ میں دیے مناسب الفاظ سے بھریئے۔

(ا) ہم مارہ مہینے **بے کار** رہتے تھے۔

(ب) اب ہماری دادی کو ہماری **شادی** کی فکر ہوئی۔

(ج) تین سال بعد کالج جانے کا ہمارے پاس کوئی **جواز** نہ تھا۔

(د) جلد ہی ایک شریف گھرانے میں ہماری شادی **پکّی** ہوگئی۔

3۔ صحیح جواب پر ✓ کا نشان لگائیے۔

(ا) مصنف کا داخلہ ایک سیکنڈ شفٹ والے اسکول میں کیوں کرا دیا گیا؟

(ii) ✓

(ب) مصنف نے دل ہی دل میں مؤذن کو برا بھلا کہا کیونکہ:

(i) ✓

(ج) امام صاحب نے صبح کی نماز لمبی کیوں پڑھائی؟

(iii) ✓

●●●

—:: زبان شناسی ::—

1۔ محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

(ا) دیر تک سونے سے **روزی کی برکت اُٹھ جاتی ہے**۔

(ب) وقت پر کوئی کام کرنا اس کے لیے **ٹیڑھی کھیر** ثابت ہوا۔

(ج) جیسے ہی لڑکی جوان ہوئی والدین کو اس کا **گھر بسانے** کی فکر ستانے لگی۔

(د) فیروز نے سڑک پر ماسٹر جی کو دور سے دیکھا تو اس کا دل **دھک سے رہ گیا**۔

(ہ) ہمیں اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی فکر ہونی چاہیے۔ دوسروں پر منحصر نہیں ہونا چاہیے۔

(و) گاما پہلوان نے بچپن سے ہی کشتی کے **داؤ پیچ سیکھ** لیے تھے۔

(ز) حالانکہ کھانا مزیدار نہ تھا لیکن **دل کڑا کر کے** میں نے کھالیا۔

2۔ مثال کے مطابق صفت سے اسم بنائیے۔

مثال: شادی - شاد، جامنی - جامن

لفظ	صفت	لفظ	صفت
خرابی	خراب	گلابی	گلاب
بربادی	برباد	سردی	سرد
آبادی	آباد	تاریخی	تاریخ

3۔ اِملا درست کیجیے۔

لقا کبوتر روزی برکت جواز تلاوت زوال خلیفہ

4۔ حروفِ ربط

ا۔ سے، میں ب۔ کو

5۔ اسم تعداد کے پانچ جملے

(i) اس کے پاس پانچ گلاب ہیں۔

(ii) ہمارے علاقے میں سبھی سرکاری اسکول ہیں۔

(iii) یوپی میں کئی بڑے شہر ہیں۔

(iv) اس کے دوست بڑے مخلص ہیں۔

(v) اس کے پاس بے شمار پیسہ ہے۔

سبق ۔7

بارش کا قطرہ

اسماعیل میرٹھی بچوں کے شاعر ہیں۔انھوں نے بچوں کو اچھے اور بڑے کام کرنے کی تحریک دینے والی نظمیں لکھی ہیں۔ان کی یہ نظم بھی بچوں کو بڑے کام اور ہمت دکھانے کی تحریک دیتی ہے۔وہ کہتے ہیں تم اپنے دَم پر کچھ کر گزرنے کی ہمت تو کرو لیکن اور لوگ بھی تمہارے نقش پا پر چلنے لگیں گے۔جیسا کہ اس نظم میں ایک قطرے نے ہمت کر کے بادلوں سے دنیا میں آنے کی ہمت کی۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) قطرہ سوچ رہا تھا اس اکیلے کی کیا حیثیت ہے وہ کیا کرے گا؟

(ب) ہر قطرے کو یہ خطرہ تھا کہ زمین اور پتھر گرم ہیں جب وہ ان پر جا کر گرے گا تو اس کا کیا حشر ہوگا۔

(ج) دلاور قطرے نے کہا ہمت کر کے میرے ساتھ آؤ، اگر مل کر کوشش کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

(د) اسے دیکھو چند قطروں نے زمین پر ٹپکنے کی ہمت کی اور انھیں دیکھ کر دوسرے قطرے بھی ٹپکنے لگے۔

(ہ) مل کر کرو گے جو.......... ....پھیر دو گے پیانی

اگر مل کر جدّ وجہد کرو گے تو میدان کی صورت بدل دو گے۔

—:: زبان شناسی ::—

1۔ جملے بنائیے۔

جرأت — بہرحال اس ظلم کے خلاف خالد نے آواز اٹھانے کی **جرأت** کی۔

دلاور — ندیم ایک **دلاور** انسان ہے۔ جو حالات کا مقابلہ کرتا ہے۔

پیروی — اچھے لوگوں کی **پیروی** کرو تو کامیابی ملے گی۔

جانفشانی — گاؤں کے لوگوں نے دریا سے نہر نکالنے میں بڑی **جانفشانی** کی اور پانی حاصل کیا۔

2۔ ہم صوت الفاظ نظم سے ڈھونڈ کر لکھیے۔

خطرہ	قطرہ	تار	موسلا دھار
شرم	گرم	پانی	جانفشانی
دلاور	شناور	لپکا	ٹپکا

3۔ متضاد الفاظ کے ساتھ جوڑے بنائیے۔

بزدل	دلاور	ٹوٹنا	جڑنا
چیز	ناچیز	موسلا دھار	ہلکی ہلکی
اتفاق	تفریق		

4۔ سابقے 'نا'، 'بے'، 'بد' لگا کر متضاد الفاظ بنائیے۔

اطوار	بداطوار	سہارا	بے سہارا
حق	ناحق	صورت	بدصورت
ہنر	بے ہنر	دل	بددِل

●●●

سبق ۔8

خودغرض دوست

ڈپٹی نذیر احمد اُردو کے بڑے ادیب گزرے ہیں۔انہیں اُردو زبان کا پہلا ناول نگار بھی کہا جاتا ہے۔ان کا مشہور ناول 'توبۃ النصوح' ہے۔ یہ سبق اسی کا حصہ ہے کہ کلیم نام کا نوجوان اپنے گھر والوں سے ناراض ہو کر رات کے وقت گھر سے نکل جاتا ہے۔اس کا ایک جھوٹا مکار دوست مرزا ظاہر دار بیگ ہے جو اُسے بتاتا تھا کہ وہ ایک بڑے رئیس کی جائیداد کا وارث ہے۔کلیم اس کے گھر چلا جاتا ہے لیکن وہاں جا کر حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ مرزا اُس سے جھوٹ بولتا تھا۔اس کے بعد کلیم کے ساتھ کیا بیتی اسے بڑے دلچسپ انداز میں یہاں بتایا گیا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) کلیم کی مرزا سے ملاقات مشاعروں میں ہوئی۔

(ب) مرزا نے کلیم کو بتایا کہ وہ جمعدار کا وارث ہے اور جمعدار کی ساری جائیداد کا مالک ہے۔

(ج) کلیم مرزا کو اپنا دوست سمجھتا تھا۔وہ اس اُمید پر مرزا کے گھر چلا گیا کہ وہ اس کے ساتھ آرام سے اس کی حویلی میں رہے گا۔

(د) مرزا نے بھنے چنوں کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی، ''دیکھو تو کیسے جھلس رہے ہیں، ان کی سوندھی سوندھی خوشبو دلفریب ہے۔ایسے خوب صورت، خوش قطع سڈول چنے پہلے کبھی دیکھے ہیں۔دال بنانے میں تو چھدامی کو وہ کمال حاصل ہے کہ کسی دانے پر خراش تک نہیں،

ٹوٹنے پھوٹنے کا کیا مذکور؟ اور دانوں کی رنگت دیکھے کوئی بسنتی، کوئی پستئی، غرض دونوں رنگ خوش نما، یوں تو صدہا قسم کے غلّے اور پھل زمین سے اُگتے ہیں، لیکن چنے کی لذت کو کوئی نہیں پاتا، غرض مرزا نے چنوں کو گھی کی تلی دال بنا کر اپنے دوست کلیم کو کھلایا۔

(ہ) کوتوال نے کہا کہ میں نصوح کو جانتا ہوں اور ان کے لڑکے کلیم کا نام میں نے سنا ہے جس کی شاعری مشہور ہے لیکن تمہارے حلیے سے نہیں لگتا ہے کہ تم کلیم ہو۔ بہر حال جرم سنگین ہے ابھی حوالات میں رہو، صبح تماہرے والد کو بلواتے ہیں۔

2۔ کس نے کس سے کہا:

(ا) کلیم نے لونڈی سے

(ب) لونڈی نے کلیم سے

(ج) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم سے

(د) تھانیدار نے کلیم سے

3۔ صحیح متبادل لکھئے۔

(ا) قالب (ب) مسجد

(ج) نام (د) چراغ

(ہ) لات

●●●

:: زبان شناسی ::—

1۔ متروک الفاظ کی جگہ صحیح الفاظ

(ا) نفس فرد شب رات

(ب) دھیلے پیسے

(ج) جیوں ہی جیسے ہی عرض مطلب بات کہنے

2۔ دیے گئے محاوروں کو سامنے دیے گئے الفاظ سے مکمل کیجیے۔

(ا) گاڑھی **چھننے** لگی۔

(ب) ایک جان دو **قالب**۔

(ج) **لات** مارنا۔

(د) حالت **ابتر** ہونا۔

3۔ سوال نمبر 2 میں دیئے گئے محاوروں سے جملوں کو مکمل کیجئے۔

(ا) بری صحبت کی وجہ سے دانش کی حالت ابتر ہوگئی۔

(ب) میرا دوست گھر کے عیش و عشرت کو چھوڑ کر کیا نکلا کہ زمانے کی ٹھوکریں کھا رہا ہے۔

(ج) محلے میں ساجد اور ماجد کی جوڑی اتنی مشہور ہے کہ گویا ایک جان دو قالب ہوں۔

(د) ایک طویل عرصے کے جھگڑے کے بعد ہم پڑوسیوں کے درمیان ایسی گاڑھی چھننے لگی کہ پھر دوبارہ کبھی نہیں لڑے۔

4۔ درست املا پر ✓ کا نشان لگایئے اور لغت کا استعمال کرتے ہوئے خالی جگہ میں معانی لکھئے۔

محل سرا	نوابوں اور رئیسوں کا زنان خانہ
معرفت	حکمت، دانائی
اختلاج	دل کے دھڑکنے کا مرض
خفقان	گھبراہٹ
صدہا	سینکڑوں

قصداً　　　جان بوجھ کر

اظہارِ خیال

مرزا ظاہر دار بیگ کا کردار اس کے نام کے معنی کی طرح ہے کہ وہ حقیقت میں جو ہے وہ ظاہر نہیں کرتا۔ وہ انتہائی چرب زبان اور مکار انسان ہے۔ باتوں باتوں میں انسان کو چلا لیتا ہے۔ وہ جس طرح کلیم کو بے وقوف بنانے اور اپنی پول کھلنے کے باوجود گھبراتا نہیں ہے، اس سے اس کی مکاری اور ڈھٹائی کا پتہ چلتا ہے۔ وہ اس قدر مکّار ہے کہ جب اس کا کلیم سے مطلب نکل جاتا ہے تو اس پر چوری کا الزام لگا کر اُسے رُسوا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اُسے حوالات میں بند کرا دیتا ہے۔

●●●

ابن بطوطہ ہندوستان میں

ابن بطوطہ چودھویں صدی کا مشہور سیاح تھا۔ جو 1334 میں ہندوستان آیا۔ اس وقت محمد تغلق کی حکومت تھی اور دہلی پایہ تخت تھا۔ ابن بطوطہ 1334ء سے 1341ء تک دہلی کا چیف جسٹس رہا۔ اس نے اپنے قیامِ دہلی کے حالات قلمبند کیے ہیں۔ اس نے بادشاہ کو جہاں مہمان نواز، فیاض اور دیندار بتایا ہے وہیں اس کی سفا کی اور باغیوں کے ساتھ سلوک کا ذکر کیا ہے۔ اس سبق کے ذریعے ہمیں اس دور کے حالات کا علم بھی ہوتا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامے میں بادشاہ محمد تغلق کا ذکر کیا ہے۔

(ب) بادشاہ نے حکم دیا کہ شہاب الدین کو تیس ہزار دینار دیے جائیں اور وہ اپنے ملک واپس چلا جائے۔ جب اس نے بادشاہ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو اُسے اجازت مل گئی اور اُسے بہت سارا انعام دیا۔ جب شہاب الدین بیمار ہو گیا تو بادشاہ نے اُسے ایک بڑی رقم بھجوائی۔

(ج) شہاب الدین نے اس سے مالِ تجارت خرید لیا۔

(د) بادشاہ خوش ہوا اور ملاقات کی اجازت دے دی۔

(ہ) قاضی نے بادشاہ سے کہا یا تو وہ ہندو امیر کو منا لے یا سزا کے لیے تیار رہے۔ بادشاہ نے ہندو امیر کو مال دے کر منا لیا۔

(و) اس کے لیے خاص آدمی بازاروں میں یہ دیکھتے کہ نماز کے وقت کوئی بے کار تو نہیں پھر رہا۔ اگر کوئی ایسا شخص مل جاتا تو اس سے سخت پوچھ

تا چھ ہوتی۔ اگر اُسے نماز نہ آتی تو اُسے نماز سکھائی جاتی۔

2۔ سبق کے مطابق سوالات کے صحیح جواب پر ✓ کا نشان لگائیے۔

(ا) قاضی القضات

(ب) بڑے تاجر کا خطاب

(ج) سونے کا سکہ

3۔ غلط × یا صحیح ✓ کا نشان لگائیے۔

(ا) محمد تغلق بہت کنجوس بادشاہ تھا۔ ×

(ب) بادشاہ کے سامنے اپنی شکایت پیش کرنے کی کسی کو اجازت نہ تھی۔ ×

(ج) قحط کے دوران بادشاہ نے رعایا کے درمیان سرکاری گوداموں سے گیہوں دینے کا حکم دیا۔ ✓

(د) بادشاہ انصاف کرنے میں ہندو مسلم کا فرق نہ کرتا تھا۔ ✓

●●●

—:: زبان شناسی ::—

2۔ الفاظ کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

نحر	بادشاہ بقر عید پر اونٹ نحر کرتا۔
دیوان خانہ	دیوان خانہ میں مہمان وزیر کا انتظار کر رہے تھے۔
سخاوت	عبدالرحیم خانِ خاناں اپنی سخاوت کے لیے مشہور تھے۔
خلقت	بادشاہ عید سے پہلے درباریوں اور مسافروں کو خلعت عطا کرتا۔
ایذا	تم اپنی باتوں سے مجھے مسلسل ایذا پہنچا رہے ہو۔

(ا) بادشاہ کی سخاوت کا قصہ

ایک غیر ملکی تاجر شہاب الدین کا مال لوٹ لیا گیا تو بادشاہ نے اُسے تیس ہزار روپے

دینے کا حکم دیا اور اس سے کہا کہ وہ اپنے ملک چلا جائے لیکن شہاب الدین نے بادشاہ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو بادشاہ نے اُسے اجازت دے دی اور اُسے قیمتی تحفے دیے۔ کچھ دن بعد بادشاہ کو پتہ چلا کہ شہاب الدین بیمار ہے تو بادشاہ نے اُسے ایک لاکھ سونے کے سکّے بھیجے۔

(ب) بادشاہ کی انصاف پسندی کا واقعہ

ایک ہندو امیر نے قاضی کی عدالت میں محمد تغلق کے خلاف مقدمہ دائر کیا کہ اس نے بلا وجہ اس کے بھائی کو مار ڈالا۔ بادشاہ پیدل عدالت میں پہنچا اور ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ قاضی نے معاملے کی سماعت کے بعد بادشاہ کو حکم دیا کہ یا تو وہ مدعی کو راضی کر لے یا قصاص کے لیے تیار رہے۔ بادشاہ نے ہندو امیر کو راضی کر لیا اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

●●●

سبق ۔ 10

اردو کی مختصر کہانی

نوٹ: یہ صرف پڑھنے کے لیے ہے اس میں کوئی مشق نہیں ہے۔

ہندوستان کے کتب خانوں کا سفر

جب سے انسان نے لکھنا پڑھنا شروع کیا اور تمدن اختیار کیا تو اُسے خواہش ہوئی کہ اس کا علم اور معلومات آئندہ نسلوں کے کام آئے لہٰذا پرانے لوگوں نے اپنے خیالات پتھر کی سلوں، مٹی کی تختیوں اور تانبے وغیرہ پر لکھنے شروع کر دیے۔ کاغذ کی ایجاد کے بعد انہیں لکھ کر محفوظ کیا جانے لگا اور اس طرح لائبریری کی ابتدا ہوئی۔ مسلمانوں نے اسپین، عرب، افریقہ اور ہندوستان میں بڑے بڑے کتب خانے قائم کیے جہاں ہزاروں لاکھوں کتابیں محفوظ تھیں۔ آج بھی دنیا کی مہذب اقوام بڑی بڑی لائبریریاں قائم کر کے اپنے علمی سرمائے کو محفوظ کر رہی ہیں۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) نیشنل لائبریری کلکتہ میں واقع ہے۔

(ب) شاہ جہاں کے ذاتی کتب خانے میں بیس ہزار کتابیں تھیں۔

(ج) آج کل کتب خانے کتابوں کے ڈجیٹل پرنٹ بنانے کے ساتھ ساتھ لائبریری سائنس کا کورس بھی کرا رہے ہیں۔

(د) کسی قوم کے بارے میں معلوم کرنا ہو تو دیکھو کہ اس کے یہاں کتنے کتب خانے ہیں۔

(ہ) انگریزوں نے ہندوستان میں پرنٹنگ کے ذریعے کتابوں کی اشاعت کی اور جدید طرز کے کتب خانے قائم کر کے انھوں نے نایاب کتابوں کو جمع کیا۔

(و) حکومت نے تعلیم کے لیے پہلے 1882ء میں انڈین ایجوکیشن کمیشن قائم کیا۔ اس کے بعد انڈین یونیورسٹی کمیشن 1902 میں، کولکاتہ یونیورسٹی کمیشن 18-1917، یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن 49-1948، سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن 53-1952، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی لائبریری کمیٹی 1957 میں، کوٹھاری ایجوکیشن کمیشن 65-1964 قابل ذکر ہیں۔ ان کمیشنوں اور کمیٹیوں کی سفارشات کے نتیجے میں مختلف لائبریریوں کے قیام اور اُن کے فروغ میں مدد ملی۔

2۔ سبق کی بنیاد پر سوالوں کے صحیح جوابات لکھئے۔

(ا) کوٹھاری کمیشن 65-1964

(ب) سب سے پہلے انسان نے کس چیز پر لکھنا شروع کیا۔ پتھر پر

(ج) سب سے پہلے کس ملک نے کاغذ تیار کیا۔ چین نے

(د) پندرہویں صدی میں لکھنے پڑھنے سے متعلق کون سا انقلاب آیا؟

چھاپہ خانہ ایجاد ہوا۔

3۔ خالی جگہیں بھریئے۔

(ا) ایک نظریے کے مطابق **پیپرس** کی کھوج کے بعد چین نے کاغذ بنالیا۔

(ب) دورِ وسطیٰ کے ہندوستان میں دنیا کے آج کے ترقی یافتہ ممالک سے کہیں زیادہ کتابیں اور **کتب خانے** موجود تھے۔

(ج) آزادی کے بعد امپیریل لائبریری کولکاتا کا نام بدل کر **نیشنل لائبریری** رکھا گیا۔

4۔ کالم (الف) میں دیئے گئے واقعات کالم (ب) کی تاریخوں سے ملایئے۔

الف	ب
انڈین ایجوکیشن کمیشن	1882
کولکاتا یونیورسٹی کمیشن	1917-18
انڈین یونیورسٹی کمیشن	1902
یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کی لائبریری کمیٹی	1957
سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن	1952-53
کوٹھاری ایجوکیشن کمیشن	1964-65

●●●

—:: زبان شناسی ::—

1۔ لاحقہ 'خانہ' لگا کر پانچ مرکب الفاظ بنایئے۔

چھاپہ خانہ   غسل خانہ   باورچی خانہ   شراب خانہ   دواخانہ

●●●

سبق ۔12

ایک خط

مولانا ابوالکلام آزاد ایک بڑے مجاہد آزادی، عالم دین، مفکر اور ماہر تعلیم تھے۔ انھوں نے جنگ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کئی بار جیل گئے۔ انھوں نے قید خانے سے اپنے دوست حبیب الرحمٰن خان شیروانی کو کئی خطوط لکھے۔ اس خط میں وہ قید و بند کو تکلیف دہ نہیں سمجھتے۔ ان کا ماننا ہے کہ اگر آپ دل کو خوش رکھیں تو یہ قید آپ کو دکھی نہیں کر سکتی۔ انسان کی خوشی اور غم کا انحصار دل کی حالت کے مطابق ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) یہ خط مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے دوست حبیب الرحمٰن شیروانی کو لکھا۔

(ب) یہ خط قلعہ احمد نگر کی جیل سے لکھا گیا تھا۔

(ج) مصنف نے بتایا کہ میں نے اپنی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ ایک باہر کی زندگی دوسری قید کی زندگی۔ جب جیل میں آتا ہوں تو باہر کی زندگی کو دماغ سے خارج کر دیتا ہوں اور اس خالی جگہ کو نئے نقش و نگار سے بھرتا ہوں۔

(د) ہر وقت خوش رہو اور ہر ناگوار حالات کو خوش گوار بناؤ۔ یہ جیل کا دستور العمل ہے۔

(ہ) مولانا کے مطابق ہم عیش و مسرت کے جن گل شگوفوں کو چاروں طرف ڈھونڈتے ہیں اور نہیں جانتے ہیں کہ وہ ہمارے دل میں موجود رہتے

ہیں۔ وہ ہمارے دل میں کھل رہے ہوتے ہیں۔

مولانا لکھتے ہیں کبھی اپنے دل کو مرنے نہ دو۔ حالات کیسے بھی ہوں اس اکیلے پن میں بھی دل کو مُردہ نہ ہونے دو، یہ خوشی جیل میں رہنے کا دستور العمل ہے۔

2۔ خالی جگہوں میں بریکٹ سے لفظ چن کر لکھیے۔

(ا) قید کے باہر کی زندگی میں اپنی **افتاد** نہیں بدل سکتا۔

(ب) اگر آپ مجھے اس عالم میں دیکھیں تو خیال کریں گے میری پچھلی زندگی مجھے **قید خانے** کے دروازے تک پہنچا کر واپس چلی گئی ہے۔

(ج) انسان کی اصلی عیش **دماغ** کی عیش ہے جسم کی نہیں۔

(د) جنگل کے **مور** کو باغ و چمن کی جستجو نہیں ہوتی۔

(ہ) میں آپ کو کیا بتاؤں کہ اس راہ میں میری **کامرانیوں** کا راز کیا ہے۔

●●●

—:: زبان شناسی ::—

1۔ الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے:

جلوہ — شاہی سواری کا جلوہ حیران کن تھا۔

عیش — کامل کی زندگی عیش سے کٹ رہی ہے۔

زندگی — زندگی میں خوشیاں اور غم آتے رہتے ہیں۔

مسرّت — تم سے مل کر بڑی مسرّت ہوئی۔

قید — کئی انسانی حقوق کے کارکن سالوں سے قید میں ہیں۔

2۔ کالم 'الف' میں دیئے گئے الفاظ کو کالم 'ب' میں دیئے گئے معانی سے ملایئے۔

افتاد — طبیعت

یک قلم	ایک ہی دفعہ میں
قالب	جسم
دستورالعمل	قاعدہ، قانون
اسیران	قیدی
چمن زار	باغ
مرقع	تصویر

3۔ نیچے دیئے گئے جملوں میں کچھ غلطیاں ہیں۔ ان کو صحیح کر کے لکھیئے۔

(ا) کسی پریشان حال کی مدد کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔

(ب) پرانے زمانے میں لوگ مشک سے پانی بھرتے تھے۔

(ج) اس کی ناک پر ایک تل ہے۔

(د) کیا یہ سائیکل تمہاری ہے۔

(ہ) جناب برائے مہربانی مجھے ایک گلاس پانی لا دیجیے۔

(و) تم آئے دن کلاس سے غائب رہتے ہو۔

(ز) آبِ زم زم میں بہت شفا ہے۔

(ح) شب قدر رمضان کے مہینے میں آتی ہے۔

4۔ نیچے کچھ الفاظ اور ان کے معنی دیئے گئے ہیں۔ ان سے الگ الگ جملے بنایئے تاکہ ان کے معنی واضح کیجیے۔

(ا) سحر (جادو)	کیا وہ سچ مچ سحر تھا یا ہاتھ کی صفائی۔
سحر (صبح کا وقت)	سحر ہوئی اور مرغ نے بانگ دی۔
(ب) گَرد (دھول)	اتنی گرد اُٹھی کہ دکھائی دینا مشکل ہو گیا۔
گِرد (چاروں طرف)	ہمارے اِرد گرد کئی گاؤں ہیں۔

(ج)	قَمری (چاند کے حساب سے)	یہ قمری مہینے کی پہلی تاریخ ہے
	قُمری (ایک پرندہ)	برسات میں کافی تعداد میں قمری نظر آتی ہیں۔
(د)	حَب (گولی)	حکیم صاحب نے مجھے حبّ اسہال دی۔
	حُب (محبت)	ہم سب حب الوطنی کے نغمے گا رہے تھے

●●●

سبق ـ13

حمد

مرزا اسداللہ خاں غالب اردو کے عظیم شاعر تھے۔ حالانکہ ان کا کلام ذرا مشکل سے سمجھ میں آتا ہے لیکن یہ غزل بہت آسان ہے۔ جس میں شاعر نے اپنے دردوالم کا ذکر کرتے ہوئے کچھ نصیحتیں بھی کی ہیں۔ یہ صوفیانہ کلام جیسا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) اگر کوئی غلط راہ پر جارہا ہے تو اسے روکنا چاہیے۔

(ب) کون ہے جو نہیں ہے حاجت سے مراد ہے کہ ہر انسان کی کوئی نہ کوئی ضرورت ہے۔

(ج) کسی ایک نصیحت آمیز شعر کی تشریح

نہ سنو گر برا کہے کوئی ‏ ‏ ‏ نہ کہو گر برا کرے کوئی

اگر کوئی برا کہے تو اس کی بات نہ سنو۔ اگر کوئی برا کام کر رہا ہے اور تم نے دیکھ لیا تو اسے برا مت کہو۔

(د) مرزا غالب ایک ذہین اور حساس طبیعت کے مالک تھے۔ ان کے کلام میں فلسفیانہ اور صوفیانہ رنگ بھی نظر آتا ہے۔ وہ ایک شگفتہ مزاج شخص تھے۔ ان کے لطیفے کافی مشہور ہیں۔

2۔ اشعار کو نثر میں لکھیے۔

(ا) اگر کوئی برائی کرے تو مت سنو۔ اگر کوئی برا کرے تو اسے برا مت کہو۔

(ب) جب اُمید ہی نہ رہی تو کسی کا شکوہ کرنے سے کیا فائدہ۔

—:: زبان شناسی ::—

1۔ اس غزل میں ایک مرکب لفظ حاجت مند آیا ہے۔ لفظ 'مند' لاحقہ لگا کر پانچ مرکب الفاظ بنائیے۔

دولت مند فکرمند دردمند حوصلہ مند بھروسہ مند

●●●

سبق ۔14

انوکھے سوالات

یہ ایک دلچسپ سبق ہے جس میں استاد کورس پورا ہونے کے بعد طلباء سے کچھ دلچسپ سوالات کررہا ہے۔ان میں کچھ تو پہیلی نما ہیں اور کچھ الفاظ کو اِدھر اُدھر کر کے سوالات بنائے گئے ہیں۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) اس سوال کا جواب انجم نے دیا۔

(ب) کیونکہ بچے اُسے چھپکلی کہہ کر چڑاتے تھے۔

(ج) انجم نے سوال کیا،''وہ کیا چیز ہے جسے ہم کھاتے ہیں لیکن ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔''

(د) نجمہ نے سوال کیا،''وہ کیا چیز ہے جس کے آنے سے بھی پریشانی ہوتی ہے اور جانی سے بھی۔''اس کا جواب ہے آنکھ۔

2۔ صحیح جواب پر ✓ کا نشان لگائیے۔

(ا) مار

(ب) مٹکا اُلٹا رکھا ہے

(ج) بارش نہیں ہورہی ہے

(د) کسی اچھائی یا برائی کی وجہ سے جو نام پڑ گیا ہو۔

(ہ) برے لقب سے پکارنے کو

—:: زبان شناسی ::—

1۔ واحد اور جمع

واحد	سبق	چھپکلی	کتاب	بلّی	اثر	منظر
جمع	اسباق	چھپکیاں	کتب	بلّیاں	آثار	مناظر

2۔ خالی جگہوں میں لکھیے۔

عرف	گڈّو	ننھے	
کنیت	ابوعثمان	ابن بطوطہ	ابوعبداللہ
تخلص	اقبال	نظیر	میر
لقب	کلیم اللہ	شیرخدا	دانی
خطاب	خاں بہادر	رستم ہند	بھارت رتن

●●●

سبق ۔15

مضمون لکھنا سیکھیں

مضمون لکھنا بھی ایک فن ہے۔عموماً تیسری جماعت سے آپ پورے پورے جملے لکھنا سیکھ جاتے ہیں۔تب استاد آپ کو مضمون لکھنے کو دیتے ہیں۔ ہر زبان سیکھنے کے لیے مضمون لکھوایا جاتا ہے۔مضمون عام طور پر کسی چیز، شخص یا واقعے پر اپنے خیالات کے اظہار کو کہتے ہیں۔بعض مضامین تصوراتی باتوں پر بھی لکھے جاتے ہیں۔اچھا مضمون لکھنے کا بھی ایک طریقہ ہے۔جو اس سبق میں سکھایا گیا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

1۔ جوابات:

(ا) کسی چیز، کسی شخص یا کسی واقعے پر اپنے خیالات کا اظہار مضمون کہلاتا ہے۔

(ب) مضمون کو عام طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
(1) ابتدائیہ یعنی آغاز (2) نفسِ مضمون (3) خاتمہ یعنی اختتام

(ج) مضمون اس طرح لکھنا چاہیے کہ پڑھنے والا اسے پڑھ کر بے زار نہ ہو۔الفاظ صحیح استعمال ہوں اور جملوں کا تسلسل ہو۔مضمون پر آپ کے خیالات واضح ہوں۔

(د) جس بابت ہم کوئی مضمون لکھتے ہیں اسے موضوع کہتے ہیں۔

(ہ) اچھا مضمون جس موضوع پر لکھا جائے اُس کے بارے میں آپ کو اچھی جانکاری ہو۔ نیز آپ صحیح الفاظ اور جملوں کا استعمال کریں۔ غیر ضروری باتوں سے بچیں۔

(و) کسی تہوار پر مضمون لکھتے وقت سب سے پہلے تو یہ بتائیں کہ وہ تہوار مذہبی ہے، قومی یا سماجی۔ یہ تہوار کب اور کیوں منایا جاتا ہے۔ تہوار کے دوران کیا کیا ہوتا ہے۔ اگر سماج پر اس تہوار کے اثرات پڑتے ہیں تو وہ کیا ہیں۔ لوگ اس تہوار کو کس طرح مناتے ہیں۔

2۔ **خالی جگہیں بھریئے۔**

(ا) آسان

(ب) ترتیب

(ج) کچھ چھوڑنا

(د) نفسِ مضمون

●●●